

حق حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہے

<?xml encoding="UTF-8?">

حق حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہے

حاکم نیشاپوری نے المستدرک علی الصحیحین میں لکھا ہے:

«عمرہ» بنت عبدالرحمن کہتی ہیں جب حضرت علی علیہ السلام بصرہ جانے والے تھے تو پیغمبر ص کی زوجہ جناب ام سلمہ کے پاس گئے، تاکہ ان سے خدا حافظی کریں، ام سلمہ نے علی کی طرف دیکھا اور کہا:

سِرُّ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَ فِي كَتْفِهِ: فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَعَلَى الْحَقِّ: وَالْحَقُّ مَعَكَ: وَلَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَعْصِيَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ: فَإِنَّهُ أَمَرَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقَرَّ فِي بُيُوتِنَا لِسِرِّ مَعَكَ: وَلَكِنَّ اللَّهَ لَأَرْسِلَنَّ مَعَكَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ عِنْدِي وَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِي إِنِّي عُمَرُ

خدا کی پناہ اور اس کی حفاظت میں سفر پر جاؤ، خدا کی قسم تم حق پر ہو اور حق بھی تمہارے ساتھ ہے۔ اور اگر مجھے خدا اور اس کے رسول ص کی معصیت اور نافرمانی کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور تمہارے ساتھ چلتی، کیونکہ رسول خدا ص نے ہمیں گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن خدا کی قسم میں ایسے شخص کو تمہارے ساتھ بھیجوں گی جو میرے نزدیک بافضیلت اور مجھے جان سے زیادہ محبوب ہے، اور وہ میرا بیٹا عمر ہے۔ -

المستدرک علی الصحیحین، ج3، ص 129، باب ذکر قِصَّةِ اِعْتِرَالِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَسْلَمَةَ، ح4611

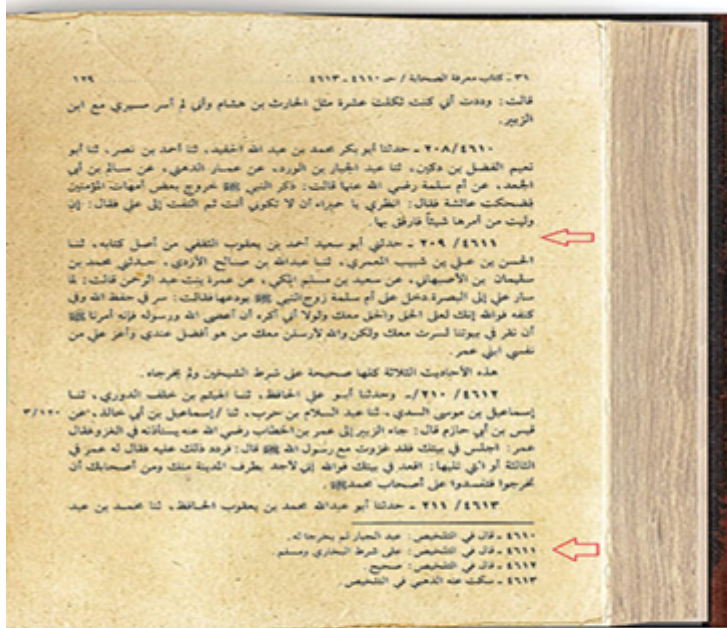
«حاکم نیشاپوری» نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا:

«هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

یہ تینوں حدیثیں، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے معیارات کے تحت صحیح ہیں لیکن ان دونوں نے اسے ذکر نہیں کیا ہے۔

شمس الدین ذہبی بھی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔

حق با حضرت علی علیه السلام است



حاکم نیشابوری در المستدرک علی الصحیحین می نویسد:

«عمره» دختر عبدالرحمن گفته است که وقتی حضرت علی علیه السلام قصد رفتن به سوی بصره را داشت، به نزد حضرت ام سلمه همسر پیغمبر رفت، تا با او خدا حافظی کند، ام سلمه رو به علی کرد و گفت: در پناه خدا و حمایت خدا به سمرت برو، که به خدا قسم تو بر حق هستی و حق نیز با تو است، و اگر من ترس از عصبیان و نافرمانی امر خدا و رسولش در مورد ماندن همسران پیامبر در منازلشان را نداشتم، حتماً با تو همراهی می کردم. ولی به خدا قسم کسی را که نزد من بهترین فرد و از جانی عزیزتر است، یعنی فرزندانم عمر را با تو می فرستم

حاکم نیشابوری و ذهی نیز این روایت را صحیح می دانند.

المستدرک علی الصحیحین، ج 3، ص 129